قسط : 1

عراق تاریخ کے دریچوں سے

عبدالرحیم ابن روزی

عراق: یہ عربی لفظ ہے۔اس کے معانی: سرچشمہ،طول میں سمندر کا کنارہ اور پَر کا جوف (خالی حصہ) ہیں۔
یہ براعظم ایشیا کا ایک مشہور ملک ہے، جو طولاً عبادان (ابلہ) سے موصل تک اور عرضاً قادسیہ سے حلوان تک پھیلا ہوا ہے۔دنیا کے کینوس پر جنوب مشرقی ایشیا میں دریائے **دجلہ** اور دریائے **فرات** کے درمیان واقع ہے۔اس سرزمین کا کل رقبہ 4,34,724 مربع کلومیٹر ہے۔(حاضر العالم الاسلامی ص:۱۷)

رقبے کے لحاظ سے یہ امریکہ سے 21 گنا چھوٹا ملک ہے۔(ہفت روزہ **غزوہ** : یکم صفر ۱۴۲۴ھ)

آبادی: عراق کی آبادی 2002ء کے اعداد و شمار کے مطابق 2,40,00,000 ہے۔جن میں سے 80 فیصد شہری اور 20 فیصد دیہی آبادی پر مشتمل ہے۔(غزوہ) یہاں کی 96 فیصد آبادی مسلمان ہے۔(حاضر العالم الاسلامی ۱۷) لسانی و نسلی لحاظ سے 25 فیصد آبادی کُرد، 66 فیصد عرب، 6 فیصد ترکمانی اور 3 فیصد آشوری پر مشتمل ہے۔

پیداوار: یہاں گندم، چاول، کپاس، سبزیاں، کھجور اور کھانے کا تیل پیدا ہوتے ہیں۔کھجور کی پیداوار بھی بہت زیادہ ہے۔جبکہ ملکی آمدنی کا 95 فیصد انحصار تیل کی برآمد پر ہے۔

مشہور شہر: یہاں کے شہرت یافتہ شہر بغداد، موصل، نینویٰ (کوفہ)، بصرہ، کرکوك، اربیل، رمادی (انبار)، بابل، قادسیہ، کربلاء، ذی قار، واسط اور تکریت (صلاح الدین) ہیں۔

دنیا کے دو قدیم ترین شہر بابل اور نینویٰ: شمالی عراق کے شہر اربیل کو دنیا کا قدیم ترین شہر ہونے کا شرف حاصل ہے۔یہ زمانۂ قدیم میں ''عاد'' کہلاتا تھا۔کوفہ کی موجودہ جگہ پر نینویٰ آباد تھا۔جو حضرت نوح علیہ السلام کا مسکن اور ایک روایت کے مطابق نمرود بادشاہ کی جائے پیدائش ہے۔یہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آبائی شہر ''اُر'' بھی واقع ہے۔حمورابی بادشاہ بخت نصر کا پایۂ تخت بابل بھی اسی سرزمین میں تھا، جس نے 587 ق م میں یروشلم (بیت المقدس) کو تاراج کر کے یہودیوں کا قلع قمع کر دیا اور توریت کے تمام نسخے جلا دیے۔حضرت ادریس علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا مسکن بھی نینویٰ

ہے۔ یہیں حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی اور ہاروت و ماروت کا واقعہ بھی پیش آیا۔ (ہفت روزہ غزوہ)

تہذیبوں کے اسی گہوارے میں بے شمار انبیائے کرام علیہم السلام ،اصحاب رسول ﷺ اور اولیائے امت رحمہم اللہ کے مرقد ہیں، جن میں حضرت نوح علیہ السلام ، شیث بن آدم علیہ السلام ،دانیال علیہ السلام ،شعیب علیہ السلام ، ایوب علیہ السلام ، ذوالکفل علیہ السلام اور یوشع علیہ السلام زیادہ مشہور ہیں۔

اسلاف کرام میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نجف میں، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور عباسؒ کربلا میں، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن میں، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ،انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حسن بصریؒ بصرہ میں، سید عبدالقادر جیلانیؒ، امام ابوحنیفہؒ، موسیٰ کاظمؒ، امام احمد بن حنبلؒ، شیخ جنید بغدادیؒ، معروف کرخیؒ، ابوحامد غزالیؒ، شہاب الدین سہروردیؒ، قاضی ابویوسفؒ اور علی رضاؒ بغداد میں، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ،خباب بن الارت رضی اللہ عنہ اور مسلم بن عقیلؒ کوفہ میں، حسن عسکریؒ اور علی نقیؒ سامراء میں مدفون ہیں۔ (تبریزی: الاکمال فی اسماء الرجال ، غزوہ)

ملک عراق کے تاریخی واقعات کی جھلکیاں

625ق م ایرانی فاتح سائرس (خورس، خسرو یا ذوالقرنین) نے بابل شہر فتح کیا۔ (غزوہ)

332ق م سکندر مقدونی نے اسے اپنی مملکت میں شامل کیا۔ کچھ عرصہ بعد ساسانی ان پر غالب آئے۔

663ء حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عراق پر پہلی جہادی کارروائی کی۔

668ء حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عراق کو فتح کرلیا۔

25-1-750 یہاں بنو عباسیہ کی حکومت قائم ہوئی، جس کا دارالخلافہ بغداد تھا۔

1258ء ہلاکو نے ابن علقمی کی دعوت پر بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور سلطنت عباسیہ کے 708 سالہ دور حکومت کا خاتمہ کرکے مسلمانوں پر ظلم و بربریت کی انتہا کردی۔

1658ء عراق عثمانیوں کی عملداری میں آیا۔

1918ء پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ نے اسے اپنے سامراج میں شامل کرلیا۔

1920ء صہیونیوں کے لیڈر تھیوڈور ہرٹزل نے یہودی کروڑ پتی سیٹھ رچرڈ کولکھا کہ عراق میں یہودیوں کو بسانے کے لیے زمین خریدے۔

1921ء انگریزوں نے شاہ فیصل اول کوعراق کا بادشاہ بنایا۔ یہ شریف حسین فرمانروائے مکہ کا بیٹا اوراردن کے شاہ عبداللہ کا سوتیلا بھائی تھا۔

1932ء عراق برطانوی استعمار سے آزاد ہوگیا۔

8-9-33 شاہ فیصل اوّل کی وفات پراس کا بیٹا غازی تخت نشین ہوگیا۔ مگراس کی صغرسنی کی وجہ سے اس کا چچا عبداللہ نظامِ مملکت چلانے لگا۔

28-4-37 صدام حسین قصبہ تکریت (صلاح الدین) میں پیدا ہوئے۔

4-7-47 لبرل ذہنیت کے داعی مائیکل افلاق نے ''حزب البعث العربی'' کی بنیاد رکھی۔

1953 فیصل دوم کی رسم تاج پوشی ادا کی گئی اور شہزادہ عبداللہ کوولی عہد مقرر کیا گیا۔

4-7-58 جنرل عبدالکریم قاسم اورعبدالسلام عارف نے شاہ فیصل ثانی کا تختہ دھڑن کردیا۔ وہ اپنے ولی عہد اور جنرل نوری سعید سمیت ایک ساتھ مارے گئے۔ جنرل عبدالکریم نے ملک کو ''جمہوریہ'' قرار دے کر انتظامی معاملات ایک انقلابی کونسل کے حوالے کردیے، جس کا وزیراعظم وہ خوداور صدر لیفٹننٹ جنرل نجیب الربیع مقرر رہا۔ عبدالکریم نظریاتی طور پر کمیونسٹ اورمغرب دشمن تھا، اسی لئے اس نے مغرب نواز شہنشائیت کا خاتمہ کردیا۔ صدام حسین عراق سے بھاگ گئے۔

24-3-59 جنرل عبدالکریم قاسم نے اپنی صدارت کا اعلان کرتے ہوئے عراق میں صدارتی نظام حکومت قائم کرنے کا اعلان کردیا۔

7-10-59 رچرڈ سیل کی ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق امریکی C.I.A کا پہلا رابطہ نوجوان صدام حسین سربراہ (بعث پارٹی) سے ہوا، جوعراقی مقبول حکمران عبدالکریم کوقتل کرنے کے منصوبے کے سلسلے میں تھا۔ (ترجمان؛ لکھنؤ جنوری 2004ء ازیونائیٹڈ پریس)

18-11-63 ایک فوجی انقلاب کے نتیجے میں عبدالسلام عارف صدر اوراحمد حسن البکر وزیراعظم بن گئے۔ عبدالکریم قاسم کوقتل کردیا گیا۔ صدام حسین ملک واپس آئے۔ (تعمیر حیات لکھنؤ 25-1-03)

1966ء کرنل عبدالسلام ایک فضائی حادثے میں مارے گئے اور ان کی جگہ ان کے بھائی عبدالرحمٰن عارف نے لے لی۔

30-7-68 بعث پارٹی نے دوبارہ اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ احمد حسن صدر اور صدام حسین نائب صدر مقرر ہوئے۔

6-1979 صدام حسین نے احمد حسن کو معزول کر کے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔

1980ء صدام حسین نے ایران کے ساتھ آٹھ سالہ جنگ چھیڑ دی۔

1982ء ایران کے خلاف ''شاندار جنگی خدمات'' کے عوض امریکی صدر ریگن نے عراق پر سے ہر قسم کی اقتصادی پابندیاں اٹھانے کے علاوہ وسیع سطح پر تباہی پھیلانے والے اسلحہ جات، کیمیاوی گیس کے ہتھیار اور 1,20,00,00,000 ڈالر کی امداد بھی فراہم کردی۔ (ترجمان لکھنؤ جنوری 2004)

1988ء ایران کے ساتھ خلیجی جنگ کا خاتمہ ہوا۔

1-8-90 صدام حسین نے امریکی C.I.A کی مدد سے کویت پر قبضہ کیا۔ انہی ایام میں ہیلری کسنجر نے CNN پر کہا کہ اس خیال سے ان کی نیند حرام ہوگئی ہے کہ کہیں عراق کویت سے واپس چلا نہ جائے۔

(نوائے وقت 4-2-03)

عراق پر اقتصادی پابندی لگادی گئی، جس کے نتیجے میں 10,00,000 بچے لقمہ اجل بن گئے۔

(البیان جنوری 04)

۞۞۞۞۞۞۞۞

مسجد نبوی شریف

مسجد نبوی کا احاطہ تاسیس کے روز 35×30=1050 میٹر مربع تھا۔ خیبر سے واپسی پر دوبارہ توسیع کے بعد 2475 میٹر مربع ہوا۔

خادم الحرمین الشریفین کی توسیع کے بعد مسجد نبوی کی مساحت 98500 میٹر² ہوگئی۔ جو کہ 167000 نمازیوں کی گنجائش ہے۔

(مجلة الحج: 2001 عدد خاص)